سوال

(353) نصیحت اور یاد دہانی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نصیحت اور یاد دہانی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نصیحت اور یاد دہانی

یہ تحریر ہر اس مسلمان کے نام ہے جس کی نظر سے گزرے اللہ تعالی ہم سب کو اپنے مومن بندوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان لوگوں کے راستے سے بچائے جن پر وہ غصے ہوا نیز گمراہوں کے راستے سے بھی بچائے۔ آمین!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔۔ اما بعد:

اس تحریر کا باعث آپ کی ہمدردی وخیر خواہی، اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنے کی وصیت، دنیا وآخرت میں نفع دینے والے امور کی ترغیب اور ایسے کاموں سے بچانے (متنبہ اور چوکنا کرنے) کی تلقین کرنا ہے جو دنیا وآخرت میں تمہارے لئے نقصان دہ ہوں تاکہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی پر عمل ہوسکے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّـهَ إِنَّ اللَّـهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (المائدۃ ۵/۲)

’’نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔‘‘

نیز اس ارشاد باری تعالی پر ہم عمل پیرا ہوسکیں:

وَالْعَصْرِ ١ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ٢ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر ۱۰۳/۱-۳)

’’عصر کی قسم! یقینا تمام انسان نقصان میں ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔‘‘

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی نے نیکی اور تقوی کے کاموں میں تعاون کرنے کا حکم دیا ہے نیز گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون نہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور جو شخص ایسا نہ کرے اسے سخت عذاب کی وعید بھی سنائی ہے اوراس مختصر مگر جامع سورہ مبارکہ۔۔۔۔۔ سورہ العصر۔۔۔۔۔ میں اللہ تعالی نے ہمیں بتایا ہے کہ تمام لوگوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ (۱) ناکام ونامراداور (۲) کامیاب وبامراد۔ پھر فرمایا کامیاب اور بامراد وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، نیک عمل کرتے رہے، آپس میں حق بات کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے، توجس شخص میں یہ چاروں صفات جمع ہوجائیں وہ مکمل طورپر کامیاب وکامران اوردنیا وآخرت کی ابدی سعادت اورعزت ونجات سے شادکام (ہمکنار) ہے اورجو شخص ان صفات سے جس قدر محروم ہوگا وہ اسی قدر کامیابی وکامرانی سے بھی محروم ہوگا اوراپنی کمی وکوتاہی اورواجبات سے غفلت واعراض کے مطابق خسارہ نقصان اورشروفساد سے دوچارہوگا۔ لہذا اے اللہ کے بندو!اپنے اللہ سے ڈرجاو، کامیاب وکامران لوگوں کے اخلاق کو اختیار کرو، آپس میں ایک دوسرے کو بھی اسی کی تلقین کرو، خسارہ نقصان اٹھانے والوں کی صفات اورمفسدین کے اعمال سے بچو،ان کے ترک کردینے کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی مدد کرواورلوگوں کو ان اعمال سے بچاوتاکہ نجات، سلامتی اورعافیت کی کامیابی وکامرانی سے بہرہ ورہوسکو۔ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایاکہ ''دین ہمدردی وخیر خواہی کا نام ہے۔'' دین ہمدردی وخیر خواہی کا نام ہے، دین ہمدردی وخیر خواہی کانام ہے، عرض کیا گیاکس کےلئے ہمدردی وخیر خواہی؟ فرمایا: ''اللہ کےلئے'' اللہ کی کتاب کےلئے، اللہ کے رسول کےلئے، مسلم حکمرانوں کےلئےاورعامۃ المسلمین کے لئے!''

سب سے اہم امورجن کےلئے ہمدردی وخیر خواہی اورتلقین وتاکید ضروری ہے وہ اللہ تعالی کی کتاب اوراس کے نبی امین ﷺ کی سنت کی تعظیم کرنا،ان کے دامن کو مضبوطی سے تھامنا اورتمام احوال میں لوگوں کوانہی کی طرف دعوت دینا ہے کیونکہ دنیا وآخرت میں سعادت، ہدایت اورنجات حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کتاب اللہ اورسنت رسول اللہ ﷺ کی تعظیم نہ کی جائے اوروفات تک صبرواستقامت کے ساتھ اعتقاداورقول وعمل کوانہی کے ساتھ وابستہ نہ رکھا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالی نےاپنے بندوں کواپنی اوراپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے، ہرخیرو بھلائی کواسی کے ساتھ مشروط قراردیا ہے اوراللہ اواس ک رسول ﷺ کی معصیت کی صورت میں دنیا وآخرت کے طرح طرح کے عذابوں، ذلتوں اوررسوائیوں کی وعیدسنائی ہے، جیساکہ اس نے ارشادفرمایا ہے:

قُلۡ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوۡا فَإِنَّمَا عَلَيۡهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيۡكُم مَّا حُمِّلۡتُمۡ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهۡتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الۡبَلَاغُ الۡمُبِينُ (النور٥٤/٢٤)

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اللہ کی فرماں برداری کرواوررسول (اللہ) کے حکم پر چلو،اگرتم منہ موڑوگے تورسول پر (اس چیز کواداکرنا) ہے جوان کے ذمے ہےاورتم پر (اس چیز کا اداکرنا) جوتمہارے ذمے ہےاوراگرتم ان کے فرمان پرچلوگے توسیدھا راستہ پالوگے اوررسول اللہ کے ذمے توصاف صاف (اللہ کے احکام کا) پہنچادینا ہے۔''

اورفرمایا:

وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلۡنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُونَ

(الانعام٦/١٠٠)

''یہ برکت والی کتاب بھی ہم نے اتاری ہے، تواس کی پیروی کرواور(اللہ سے)

ڈروتاکہ تم پرمہربانی کی جائے''

اورفرمایا:

فَلۡيَحۡذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنۡ أَمۡرِهِ أَن تُصِيبَهُمۡ فِتۡنَةٌ أَوۡ يُصِيبَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور٦٣/٢٤)

''جولوگ پیغمبر کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کوڈرنا چاہیئے (ایسانہ ہوکہ) ان پر (دنیا میں) کوئی آفت پڑجائے یا (آخرت میں) تکلیف دینے والاعذاب نازل ہو۔''

نیز فرمایا :

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ (النساء ۱۳/۴۔۱۴)

''(یہ تمام احکام) اللہ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ اوراس کے پیغمبر کی فرمان برداری کرے گا، اللہ اس کو بہشتوں (باغات) میں داخل کرے گا، جن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اوراس کی حدود سے نکل جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے گا، جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اوراس کو ذلت کا عذاب ہوگا۔''

ان آیات محکمات میں اللہ تعالی اوراس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم ہے ،کتاب اللہ کی اتباع کی ترغیب ہے ،ہدایت ورحمت اوردخول جنت کو اللہ ورسول کی اطاعت کے ساتھ مشروط قراردیا گیا ہے۔ اللہ تعالی اوراس کے رسول ﷺ کی معصیت ونافرمانی کی صورت میں فتنہ اورذلت کے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ لہذا اے مسلمانو!اس سے ڈر جاو جس سے تمہیں اللہ تعالی نے ڈرایا ہے ،اس چیز کے بجالانے میں سبقت کرو، جس کا اس نے حکم دیا ہے اورپھر اس سلسلہ میں اخلاص ،صدق ،شوق اورخوف کے پہلو کو بھی فراموش نہ کروتو ہر چیز کے حاصل کرلینے اوردنیا وآخرت کے ہر شر سے محفوظ رہنے میں کامیاب ہوجاگے۔ اللہ تعالی اوراس کے رسول ﷺ کی سب سے بڑی اطاعت تو یہ ہے کہ اس کی شریعت کونافذ کیا جائے ، حکم شریعت کے سامنے سر تسلیم ورضا خم کردیا جائے ،اس کی ایک دوسرے کوتلقین کی جائے اوراس کی مخالفت سے ڈرایا جائے تاکہ حسب ذیل آیت ارشادباری تعالی پر عمل ہوسکے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء ۶۵/۴)

''تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں، تب تک مومن نہیں ہوں گے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ لوگ اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتے جب تک اپنے تمام تنازعات میں رسول اللہ ﷺ کو منصف نہ بنالیں اورکسی جبر واکرہ کے بغیر، تسلیم ورضا کے ساتھ آپ کے ارشادات کے سامنے سر اطاعت نہ جھکا دیں اورپھر اس ارشاد کا تعلق دین ودنیا کے تمام مسائل ومشکلات سے ہے۔ جیسے اپنی حیات طیبہ میں آپ کی ذات گرامی تمام مسائل میں منصف تھی، ایسے ہی اب آپ کی وفات کے بعد آپ کی سنت منصف وحاکم ہے اوروہ شخص بلاشک وشبہ ایمان سے محروم ہے جو آپ کی سنت سے اعراض کرے یا اس کے سامنے سر تسلیم ورضا خم نہ کرے ،ارشادباری تعالی ہے :

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشوری ۱۰/۴۲)

''اورتم جس بات (مسئلہ) میں اختلاف کرتے ہو تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف (سے ہوگا)''

اس دنیا میں اللہ سبحانہ وتعالی ہی اپنے بندوں کے اختلافات کا فیصلہ فرماتا ہے ،اس وحی کے ذریعے جو اس نے قرآن وسنت کی صورت میں اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمائی ہے اورقیامت کے دن وہ خود بنفس نفیس اپنے بندوں کے فیصلے فرمائے گا۔ ارشادباری تعالی ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۵۹/۴)

''اے ایمان والو!اللہ اوراس کے رسول کی فرماں برداری کرواورجو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی، کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اورروز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اوراس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اوراس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے کیونکہ اسی پر دنیا وآخرت کی خیر وبھلائی اور عزت اور قیامت کے دن عذاب الٰہی سے نجات کا انحصار ہے ۔ اللہ تعالی نے صاحب حکومت لوگوں کی اطاعت کا اطاعت اللہ واطاعت رسول پر عطف کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور عامل کو دوبارہ ذکر نہیں فرمایا کیونکہ اولوالامر کی اطاعت صرف اسی صورت میں واجب ہے جب وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر مبنی ہو اور اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت ونافرمانی لازم آتی ہو تو پھر کسی بھی انسان کی اطاعت واجب نہیں خواہ وہ کوئی بھی ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اطاعت تو صرف نیکی میں ہے ''اسی طرح آپ ؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ''اگر خالق کی نافرمانی لازم آتی ہے تو پھر مخلوق کی اطاعت نہیں کیا جاتی ''پھر مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالی نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ اپنے تنازعات کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے :

فَإِن تَنَـٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ (النساء۴/۵۹)

''اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔''

اللہ کی طرف رجوع کرنے سے مراد اس کی کتاب کریم کی طرف رجوع کرنا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع سے مراد آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں آپ ؐ کی ذات گرامی کی طرف اور بعد از وفات آپ ؐ کی سنت مطہرہ کی طرف رجوع کرنا ہے اور اس حکم کے بعد فرمایا کہ :

ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء۴/۵۹)

''یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے۔''

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تمام مشکلات اور تنازعات کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹانے ہی میں ان کی بہتری ہے اور دنیا وآخرت میں انجام کار کے اعتبار سے بھی اسی میں ان کی بھلائی ہے لہذا اے

اللہ کے بندو!اللہ تم پر اپنی رحمت کے پھول برسائے !اس حقیقت کو جان لو!کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو جاو تاکہ حیات طیبہ اور ابدی سعادت کی کامرانیاں تمہارا مقدر بن سکیں ارشاد باری تعالی ہے :

مَنْ عَمِلَ صَـٰلِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُۥ حَيَوٰةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ (النحل ۹۷/۱۶)

''جو مرد اور عورت بحال ایمان نیک عمل کرے ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔''

سب سے بدترین برائی اور خرابی یہ ہے کہ اللہ تعالی کی شریعت کو چھوڑ کر وضعی قوانین، انسانوں کے بنائے ہوئے نظام، آباواجداد کی عادات اور کاہنوں، جادوگروں اور نجومیوں کی باتوں کو اختیار کر لیا جائے جیسا کہ آج کل بہت سے لوگ ان باتوں میں مبتلا ہو کر اللہ تعالی کی شریعت کی بجائے انہی کو اپنے لئے پسند کئے ہوئے ہیں حالانکہ یہ بہت بڑے نفاق، کفر وظلم اور فسق کی بہت بڑی علامت اور ان احکام جاہلیت میں سے ہے جن کو قرآن کریم نے باطل قرار دیا اور جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے :

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ ءَامَنُوا۟ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوٓا۟ إِلَى ٱلطَّـٰغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوٓا۟ أَن يَكْفُرُوا۟ بِهِۦ وَيُرِيدُ ٱلشَّيْطَـٰنُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَـٰلًۢا بَعِيدًا ٦٠ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَإِلَى ٱلرَّسُولِ رَأَيْتَ ٱلْمُنَـٰفِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا

(النساء ۶۱/۶۰/۴)

''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوی تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ ایک

سر کش کے پاس لے جاکر فیصلے کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس کا انکار کریں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر (سیدھے) راستے سے دور ڈال دے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف (رجوع کرو) اور پیغمبر کی طرف آو تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ تم سے اعراض کرتے اور رک جاتے ہیں۔''

اور فرمایا:

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ٤٩ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (المائدۃ ۵/۴۹۔۵۰)

''اور جو (حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے، اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے کہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں، اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں، کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم فیصلے کے خواہش مند ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے اچھا حکم (فیصلہ) کس کا ہے۔''

نیز فرمایا:

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائدۃ ۵/۴۴)

''اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں تو ایسے لوگ کافر ہیں۔''

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (المائدۃ ۵/۴۵)

''اور جو اللہ تعالی کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ کریں تو وہی لوگ ظالم ہیں۔''

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (المائدۃ ۵/۴۷)

''اور جو اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کے مطابق حکم نہ دیں تو ایسے لوگ نافرمان (فاسق) ہیں۔''

یہ اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے شدید وعید ہے کہ وہ اس کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت سے اعراض کر کے کسی اور چیز کے مطابق حکم نہ دیں۔ اس مقام پر اللہ تعالی نے نہایت صراحت کے ساتھ یہ بیان فرمایا ہے کہ جو شخص شریعت کے بغیر حکم دے، اور کافر، فاسق اور منافقین و اہل جاہلیت کے عادات واطوار کو اپنائے ہوئے ہے۔ لہذا مسلمانو! اس سے ڈر جاو جس سے اللہ تعالی نے تمہیں ڈرایا ہے، ہر چیز میں اس کی شریعت کے مطابق عمل کرو، شریعت کی مخالفت سے اجتناب کرو، آپس میں ایک دوسرے کو اسی کی تلقین کرو، شریعت سے اعراض اور اس کی تنقیص کرنے والوں سے بغض رکھو اور انہیں اپنا دشمن سمجھو تاکہ اللہ تعالی کر رحمت سے کامیاب ہو جاو، اس کے عذاب سے بچ جاو، اسی سے تم اپنے اس فرض کو ادا کر سکتے ہو جو اللہ تعالی نے تم پر عائد کیا ہے کہ اس کے ان دوستوں کے دوست بن جاو جو اس کی شریعت کے مطابق حکم دیتے ہیں اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پر راضی ہیں اور اس کے ان دشمنوں کے دشمن بن جاو جو اس کی شریعت سے بے نیاز اور

کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ سے اعراض کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں اور آپ کو کافروں اور منافقوں کی مشابہت سے بچائے، اپنے دین کی مدد فرمائے اور اپنے دشمنوں کو ذلت و رسوائی سے دوچار کرے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 466

محدث فتویٰ